دورجدیداورسرمحمداقبال کی اُردوشاعری

۱۔بلال احمد بیگ

۲۔ڈاکٹرارشاداحمدمیر

Islamic University of Science and Technology Awantipora, Kashmir.
Department of Arabic Language and Literature.

جہاں تک اکیسویں صدی کا تعلق ہے تو اس صدی میں بھی علامہ اقبال اردوشاعری میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ ماضی میں ان کی شاعری نے برصغیر کے مسلمانوں میں ایک انقلاب برپا کردیا۔ اقبال کی ساری شاعری میں تمنائے انقلاب کی کیفیت طاری ہے۔ دورجدید میں کوئی بھی حکمت، کوئی بھی زاویہء نگاہ اورکوئی بھی نظریہ حیات ہو، اقبال کی شاعری سے اس کے حتمی نتائج تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ان کی شاعری سے نہ صرف ملت اسلامیہ بلکہ ساری دنیا میں انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے کیونکہ ان کے نظریات و افکار نے ماضی میں سوئی ہوئی قوم کو جگایا اور آج بھی ان کی شعری عظمتوں سے فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اردو شاعری میں " کلیات اقبال اردو "بہت اہمیت کی حامل تصنیف ہے۔ اس کے شعری فن پاروں میں اکیسویں صدی میں درپیش مسائل کا حل بھی کارفرما ہے۔ اقبال کی شعری معنویت میں فکر کی تازگی، بلند آہنگی اور انقلابی رجحانات نمایاں ہیں جن سے جہان تازہ کی نمود کی جا سکتی ہے۔ اس ضمن میں اقبال کا شعر ملاحظہ فرمائے:

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود — کہ سنگ وخشت سے

ہوتے نہیں جہان پیدا (۱)

علامہ اقبال کی شاعری میں بلند فکریات کی آمیزش نمایاں ہے۔ وہ دنیا کی ترقی وترویج میں مادیت پرستی کے قائل نہیں ہیں بلکہ ان کے ہاں زندگی کی تسکین میں روحانیت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ شاعری میں وہ مقصدیت، روحانیت، آفاقیت، عالمگیریت، جذبات اور احساسات کو فروغ دیتے ہیں۔ ان کے ابتدائی زمانے کی شاعری کے علاوہ تمام کلام میں وسعت نظر، جاذبیت، زندگی سے مربوط، فلاح وبہبود، انبساط اور آسودگی کے پہلوؤں کی آبیاری ہوتی ہے۔ اقبال کی شاعری کی عالمگیریت اورنرالے پن کے ضمن میں سرشیخ عبدالقادر لکھتے ہیں:

" کسے خبر تھی کہ غالب مرحوم کے بعد ہندوستان میں پھر کوئی ایسا شخص پیدا ہوگا جو اردوشاعری کے جسم میں ایک نئی روح پھونک دے گا اور جس کی بدولت غالب کا بے نظیر تخیل اورنرالا انداز پھر وجود میں آئیں گے اور ادب اردو کے فروغ کا باعث ہوں گے، مگر زبان اردو کی خوش اقبالی دیکھتے کہ اس زمانے میں اقبال سا شاعر اسے نصیب ہوا جس کے کلام کا سکہ ہندوستان بھر کی اردو داں دنیا کے دلوں پر بیٹھا ہوا ہے اور جس کی شہرت روم وایران بلکہ فرنگستان تک رسائی حاصل کرگئی (۲).

علامہ اقبال کے اردو کلام میں "بانگ درا"، "بال جبریل"، "ضرب کلیم" اور "ارمغان حجاز" (اردو) بلند پایہ کی تصانیف ہیں۔ قارئین کی سہولت کے لئے ان تمام تصانیف کو ایک مجموعہ کلام " کلیات اقبال اردو" کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔ اردو شاعری میں شاعر مشرق نے نہایت ہی پرمغز، پرمعنی اور جاذب نظر خیالات وتصورات کو پیش کیا ہے۔ " کلیات اقبال اردو" کی پہلی نظم "ہمالہ" سے لے کر "ارمغان حجاز" کی آخری نظم "حضرت انسان" تک کوئی نہ کوئی پیغام لیے ہوئے ہے۔

اکیسویں صدی میں بھی اقبال کی شاعری عالم انسانیت کے لیے معاشرتی، تہذیبی، معاشی اور روحانی وسعت لیے ہوئی ہے۔ ان کے فکر وفن میں گہرائی اور ہمہ گیری کے پہلو واضح ہیں۔ ان کے کلام میں انسان اوران کو دور جدید میں درپیش مسائل کا حل موجود ہے۔ ان کے کلام میں قنوطیت یا جمود کی کیفیت نہیں ہے بلکہ ہر تخلیق اپنے اندر کوئی نہ کوئی معاشرتی مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ اقبال کی منفرد شخصیت کے ضمن میں احمد ندیم قاسمی لکھتے ہیں:

"اقبال کی فلاں نظم خالص متصوفانہ ہے یا فقط مابعدالطبیعیاتی ہے، یا صرف سیاسی ہے یا مذہبی ہے یا معاشرتی ہے یا تخیلی ہے۔ اقبال کی صرف ایک شخصیت ہے اور یہ ایک جامع الحیثیات شخصیت ہے۔ یہ ایک مربوط شخصیت ہے جس کے ہاں انسان اوراس کے مسائل، کائنات اور اس کے امکانات، زندگی اور اس کے تنوعات، بنی آدم کا مستقبل اوراس کے پھیلتے ہوئے آفاق . سب ایک مکمل کل کے اجزاء ہیں" (۳)

اقبال کی اردو شاعری میں زندگی سے مربوط عناصر کی نشان دہی ہوتی ہے۔ ان کی شاعری میں عالم انسانیت کے لیے سبق آموز پیغامات ملتے ہیں . انسانی زندگی میں غم کی کیفیات کی آمیزش رونما ہوتی ہے، لیکن شاعر مشرق اس غم کو خون جگر کے ساتھ انبساط اور آسودگی کی طرف لے جانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ دورجدید کا انسان خودغرض اور نفس پرست ہوتا جاتا ہے۔ اسے مذہبی، قومی اور اخلاقی قدروں کا کوئی پاس نہیں ہے۔ جب کہ اکیسویں صدی کے انسان کو لازم ہے کہ وہ زندگی میں ہمدردی، مروت، ایثار، اور جذب باہمی کو اپنالے۔ غم سے زندگی میں جمود کو توڑا جاسکتا ہے اور کائنات کے پوشیدہ رازوں کو پایا جاسکتا ہے۔ علامہ اقبال اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

غم جوانی کو جگا دیتا ہے لطف خواب سے — سازیہ